





حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۵۲ جلد ۱۲ | لودیانہ ۲۵ دسمبر ۱۸۸۴ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

ناظرین اخبار نور افشاں کو آج بڑا دن مبارک ہووے — **امیر کابل** نے آجکل بڑی سختی اپنی رعایا پر جاری کر رکھی ہی — **افغانستان** کے بہت فرقے ناراض ہو کر پشاور کی طرف روانہ ہو رہے ہیں — سوداگران افغانستان نے اتفاق کر لیا ہی کہ اگر امیر کو کچھ ضرورت پڑی تو ہرگز اُسکی حاجت روائی کو پورا نہیں کرینگے — **حاکم** لالپورہ نے اپنے علاقہ میں منادی کرا دی ہی کہ کوئی شخص علاقہ سے باہر نہ جاوے اور نہ انگریزی حکومت میں جا کر آباد ہووے — **چین** اور فرانس میں جنگ کا ایسا سلسلہ قایم ہوا ہی کہ ابھی ختم ہوتا ہوا نظر نہیں آتا ہی اور طرفین کی جانب سے بڑے بڑے سامان میدان جنگ کی طرف روانہ ہو رہے ہیں — سرحدی کمیشن میمنہ میں مقیم ہی اور روسیوں کے سفیر سے ابھی تک کوئی سلسلہ بات چیت کا جاری نہیں ہوا ہی — **برہما** کی طرف ایک سفیر فرانس کا روانہ ہوا ہی تاکہ شاہ برہما سے گفتگو کرے — **چین** کا پختہ خیال ہی کہ فرانس سے صلح کی درخواست بیفائدہ ہی وہ خود تھک کر لاچار ہو جائیگا — **کوریہ** میں بغاوت پھوٹ نکلی اور تمام وزیر معہ شہزادہ کے قتل کئے گئے — **خیال** کیا جاتا ہی کہ روس کے لوگ ہند میں موجود ہیں **روسیوں** کی آمد کا خوف افغانستان میں رفع نہیں ہو سکتا ہی — **روس** نے جرمن سے ۲-کروڑ ۷۰-لاکھ روپیہ قرض لیا ہی — **کوہ قاف** میں ہندوستان کی چاہ کی کاشت شروع ہو گئی ہی — **مصر** کے معاملات کی کوئی قابل شنید خبر ابھی تک نہیں آئی ہی — **بیکانیر** کی رعایا رزیڈنٹ کے خلاف انصاف کی خواستگار ہی — **فساد** حیدر آباد کا فیصلہ ملک میں دور و نزدیک تسلی سے دیکھا گیا ہی — **لاہور** کا انتظام چنگی بہت کچھ اصلاح کا محتاج معلوم ہوا ہی — **سمرقند** کا راستہ نہایت خطرناک ظاہر ہوا ہی — **قوقند** کے باشندے چاہتے ہیں کہ علاقہ قوقند پر انگریزی حکومت قایم ہو جاوے — **ایران** میں ہل چل پڑی ہوئی ہی اور وہاں اندیشہ ہو رہا ہی اگر روسیوں اور انگریزوں کا جنگ ہوا تو ہمارا نقصان ہی — **لنڈن** میں ایجادوں کی نمائش ۱۲-مارچ کو کھل کر ۶-ماہ تک جاری رہیگی — **انگلستان** میں آجکل حلف دروغی کے مقدمات بکثرت ہوتے ہیں — **مقدونیہ** میں کہتے ہیں کہ حکام ترک کا ظلم برداشت سے باہر ہو رہا ہی — **فوج** فرانس کے مجروح سپاہی میدان چین سے بکثرت اپنے وطن کو لوٹے جاتے ہیں — **اٹلی** اور جرمنی میں مُردہ گاڑنے کی رسم جلانے سے مغلوب ہو گئی ہی — **مصری** خزانہ میں ایک ماہ کے اندر ۱۷-لاکھ روپیہ کا گھاٹا ظاہر ہوا ہی — **سوال** پیش ہوا ہی کہ ہندوستان میں اسٹام کورٹ فیس میں تخفیف ہو — **میدا ابت** علاقہ مدراس میں ایک کانسٹبل کو ایک پیسہ رشوت کے لینے پر چار ماہ کی قید ہوئی ہی — **فوج** گورہ میں شراب کی مخالفت کے لئے مدراس کمیٹی قایم ہوگی ✦

نور افشاں

سنہ ۱۸۸۴ء کا خاتمہ

—— اے ہمارے صاحبان ناظرین اخبار نور افشاں ذرا غور سے دیکھو کہ وقت کسطرح ہاتھ سے نکلا جاتا ہے۔ اور یہہ تم بخوبی جانتے ہو کہ جو وقت ہاتھ سے نکل گیا وہ پھر ہرگز ہاتھ نہیں آتا ہے۔ وقت کو غنیمت جانو۔ کیا سنہ ۱۸۸۴ کا زمانہ تمہارے ہاتھ پھر آئیگا ہرگز نہیں +

اے بستر غفلت پر بے پروا آرام کرنے والو۔ اے دنیا و مافیہا کی حقیقت و اصلیت سے بے خبر رہنے والو تمہیں قسم ہو اپنی پیاری جان کی ذرا میری عرض کی طرف توجہ فرماؤ! اور یہہ بتلاؤ کہ تم کون ہو۔ اور اس دنیاء فانی میں کس غرض کے لئے آئے ہو؟ کیا تمہارا کام یہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اپنی جان پروری سے بے فکر رہو؟ کیا تمکو تمہارے خالق نے اسیواسطے پیدا کیا ہے کہ اپنے پیٹ بھرنے کے سوا کوئی کام نکرو؟ اور اس مالک کے حقوق کی ادائگی کا کچھ خیال نفرماؤ جسنے تمکو اپنی عنایت بے پایاں سے جامۂ انسانی عنایت کیا؟ کیا تمہاری دانست میں اس حاکم مطلق کا تم پر کچھ حق نہیں؟ کیا تمکو اسکی کسی حکم کی فرمانبرداری کرنی نہ چاہئے اگر ذرا بھی عقل سلیم اور فہم فہیم سے کام لوگے اور اپنی اور اس خالق کی رشتہ داری پر خیال فرماؤگے تو یقین کامل ہے کہ اپنے تئیں بہت ہی اپنے فرائض منصبی سے بے خبر پاؤگے۔ دیکھو! اسنے تم کو اشرف المخلوقات بنایا۔ تمہاری حاجت روائی کے لئے ہر طرح کے سامانوں کو مہیا کیا۔ کیا تمہاری طرف سے اسکے ادائگی احسان میں کچھ تحریک نہ ہو؟ کیا تمہارا یہی کام ہے کہ تم بھولکر بھی اسکی شکرگذاری نکرو؟ کیا تم کو یہہ خیال نہیں ہے کہ اس منصف مزاج نے تمہارے اعمال کی مثل سننے کے لئے ایک تاریخ مقرر کی ہے جسپر کل تمہارا احال من وعن کردنی و ناکردنی حرف بحرف پیش کیا جاویگا۔ اسکے جواب میں تم کچھ تقریر کرنے کی جرات نکر سکوگے۔ کیا تمکو معلوم نہیں ہے کہ وقت پیدائش سے تمہاری عزیز عمر کو زمانہ اپنی نیرنگیاں دکھلاتے دکھلاتے انجام پر پہنچانے والا ہے۔ وہ زمانہ عنقریب پہنچ جاوے گا۔ کہ آپکو اس دنیاء فانی سے جہاں اگرچہ تمنے ایسے قدم جمائے ہیں کہ اپنے زعم میں اسکے مالک بنگئے ہو یک لخت اٹھا کر لیجاوے گا۔ عزیزو تمکو روز بروز رات دن تمہارے عمر کے کم ہونیکی گواہی کس عمدگی سے جرس وقت دے رہا ہے۔ مگر تمکو افسوس کہ کچھ خبر نہیں۔ تم نے جو ایسی بے پروائی سے اس دار عدم میں بود و باش اختیار کی ہے۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ یہہ سب سامان دنیوی جنکی محبت میں تم پھنسے ہو۔ ایسی بے وفائی سے تمہاری رخصت کے وقت تم سے علیحدہ ہونگے کہ گویا تمہارا انسے کچھ واسطہ نتھا۔ تم جو یہہ عالیشان محل اور ہر قسم کے جھاڑ فانوس اسمیں سجے ہوئے دیکھ دیکھ کر مسند دولت پر مغرور ہو کیا ان چیزوں میں سے کسیکو اپنی سمجھتے ہو۔ بے دنیا کے بیوفا دوست کہ جن کی محبت میں تم دل و جان سے فدا ہو جنکے واسطے ہر قسم کے ستم و ظلم روا رکھتے ہو جن کی دلشکنی نہونے کیواسطے قتل عام کرنا تک ظلم نہیں سمجھتے۔ کیا تم کو امید ہے کہ برائی اور بیکسی کے وقت تمہارا ساتھ دینگے۔ عزیزو! توبہ توبہ ساتھ دینا تو بجا یقین جانو تمہارے پاس سے ہو کر بھی نکلنا انکو نصیب نہ ہوگا۔ جو کچھ تم کروگے اسکے بھوگنے والے تم خود ہوگے۔ نہ کوئی دوست کام آویگا نہ یہہ دنیوی سامان پاس آویگا +

اس لئے آپ صاحبان کی خدمت میں ہماری التماس ہے کہ آپ مندرجہ ذیل احکام پر غور کرو اور ان احکام کے پابند ہو کر وقت کو گذارو۔ اسمیں تمہاری دینی و دنیوی بہتری بھری ہوئی ہے +

خدا تعالیٰ کے دس احکام

خدا نے یہ سب باتیں فرمائیں کہ

۱ تو میرے سامھنے کسی دوسرے کو خدا نہ جاننا +

۲ تو اپنے لئے کوئی تراشی ہوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں جو زمین کے تلے ہے نہ بنانا تو انکے سامھنے جھک نہ جانا نہ انکی بندگی کرنا کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں اور باپ دادوں کی بدیوں کی سزا ان کے لڑکوں کو جو مجھ سے کینہ رکھتے ہیں تیسری چوتھی پشت تک دیتا ہوں اور انمیں سے ہزاروں پر جو مجھ سے محبت رکھتے اور میرے حکموں کو بجا لاتے ہیں رحم کرتا ہوں +

۳ خداوند اپنے خدا کا نام تو بیجا نہ لینا کیونکہ خداوند اسکو بے گناہ نہ ٹھہراویگا جو اس کا نام بیجا لیتا ہے +

۴ تو سبت کے دن کو مقدس جانکر یاد رکھنا چھ دن تک تو محنت اور اپنا سب کاروبار کرنا لیکن ساتواں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے اسمیں کچھ کام نکرنا نہ تو نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا خادم نہ تیری خادمہ نہ تیرے

چار پائے اور نہ بیگانہ جو تیرے دروازہ کے اندر ہی کیونکہ چھ دن میں خداوند نے آسمان اور زمین اور دریا اور جو کچھ اُنمیں ہی بنایا اور ساتویں دن آرام کیا اسواسطے خداوند نے ساتویں دن کو مبارک کیا اور اُسے مقدس ٹھہرایا +

۵ تو اپنے ماباپ کی عزت کرنا تاکہ تیری عمر زمین پر جو خداوند تیرے خدا نے تجھے دی ہی دراز ہووے +

۶ تو خون نہ کرنا +

۷ تو زنا نہ کرنا +

۸ تو چوری نہ کرنا +

۹ تو اپنے ہمسایہ پر جھوٹھی گواہی نہ دینا +

۱۰ تو اپنے ہمسائے کے گھر کا لالچ نہ کرنا تو اپنے ہمسائے کی جورو کا لالچ نہ کرنا نہ اُسکے خادم نہ اُسکی خادمہ نہ اُسکے بیل نہ اُسکے گدھے نہ اور کسی چیز کا جو اُسکی ہی +

خداوند کی بتائی ہوئی دعا

ای ہمارے باپ جو آسمان پر ہی تیرے نام کی تقدیس ہو تیری بادشاہت آوے تیری مرضی جیسی آسمان پر ہی زمین پر بھی ہووے ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے اور جسطرح کہ ہم اپنے تقصیرواروں کو معاف کرتے ہیں تو ہماری تقصیریں معاف کر اور ہمیں امتحان میں نہ ڈال بلکہ برے سے بچا کیونکہ بادشاہت قدرت اور جلال ہمیشہ تیرا ہی ہی آمین +

رسولوں کا عقیدہ

میں اعتقاد رکھتا ہوں خدا قادر مطلق باپ پر جو آسمان اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہی +

ور اُسکے اکلوتے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح پر جو روح قدس سے پیٹ میں پڑا کنواری مریم سے پیدا ہوا پنطوس پلاطوس کی حکومت میں دُکھ اُٹھایا صلیب پر کھینچا گیا مر گیا اور دفن ہوا اور عالم ارواح میں جا اُترا تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھا آسمان پر چڑھ گیا اور خدا باپ قادر مطلق کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہی جہاں سے وہ زندوں اور مُردوں کا انصاف کرنے کو آویگا +

میں اعتقاد رکھتا ہوں روح قدس پر پاک کلیسیائے جامع پر مقدسوں کی رفاقت گناہوں کی معافی جسم کے جی اُٹھنے اور ہمیشہ کی زندگی پر آمین +

مراسلات

عبد الغفور سابق کیتھی لسٹ کے سوالوں کے

جوابات

بنام ایڈیٹر صاحب اخبار نور افشاں

ایڈیٹر صاحب عنایت فرمائے بندہ سلامت

حال میں ایک کاغذ میری نظر سے گذرا جس کا راقم ایک شخص مسمی عبد الغفور ہی یہہ شخص سابق میں دہلی مشن کیطرف سے ایک کیٹیکسٹ تھا اُسکا غذ میں چار سوال عیسائی مذہب کے عقیدہ کی نسبت ہیں اور جن باتوں پر عیسائی مذہب بہت کچھ منحصر ہی راقم نے اسمیں یہہ بھی تحریر کیا ہی کہ ان سوالوں کے جواب خواہ آپکے اخبار میں کوئی لکھے یا کسی دہلی کے اخبار میں تحریر کرے اور یہہ بھی اُسنے لکھا ہی کہ ان سوالوں کے جوابوں پر میرا عیسائی رہنا یا دوبارہ مسلمان ہونا منحصر ہی یعنے اگر جواب باصواب ملے تو میں عیسائی رہونگا ورنہ پھر محمدی ہو جاؤنگا اگر آپ اجازت دیں تو میں اُسکے سوالوں کا کچھ جواب دینے میں کوشش کروں میں ان سوالوں کا جواب اُسکی خاطر نہیں دینا چاہتا بلکہ اُن عیسائیوں یا ایسے محمدیوں کی خاطر جو مذہب کے متلاشی ہیں جنہوں نے اس کاغذ کو دیکھا ہوا اور جنکو جوابات سے تعلق ہی +

میرا یہہ کہنا کہ میں اسکی خاطر جواب نہیں لکھتا تین وجوہات پر جو ذیل میں درج ہیں مبنی ہی +

(۱) اول یہہ کہ وہ سوال جس قسم کے ہیں اُنسے اور جو کچھ مجھے عبد الغفور کا حال معلوم ہی اُس سے میں یہہ خیال کرتا ہوں کہ یہہ سوال درحقیقت اُسنے نہیں لکھے بلکہ میں یہہ یقین کرتا ہوں کہ یہہ اُسکو ایک شخص نے سوجھائے جو کہ ایک مرتبہ عیسائی ہوکر پھر مسلمان ہو گیا ہی اور ہمیشہ لوگوں کو دین عیسوی سے انکار کرنے کے واسطے مدد کرنیکو مستعد رہتا ہی +

(۲) دوسرے یہہ کہ طرز عبارت سے مجھے معلوم ہوتا ہی کہ ان سوالوں کے اگر پورے پورے بھی جواب دیئے جاویں تو بھی راقم کے دل پر کچھ اثر نہو گا تیسری وجہ یہہ ہی کہ میں جانتا ہوں کہ اُسنے اپنے ارادہ پر عمل کر لیا ہی یعنے پھر محمدی ہو گیا ہی +

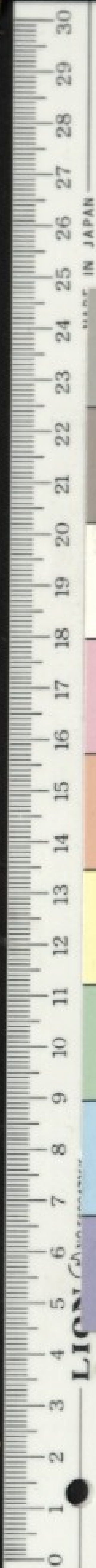
ان وجوہات سے میں اوروں کی خاطر لکھتا ہوں اُسکے واسطے نہیں اور خدا سے دعا مانگتا ہوں کہ وہ اپنی روح القدس کی ہدایت سے میری مدد کرے اور جو کچھ میں لکھتا ہوں اگر راست ہی تو اُن لوگوں کے دلوں پر جو اُسے پڑھیں اثر ہو +

لیکن ان سوالوں کے مفصل جواب لکھنے سے پیشتر میں اس زیادہ وسیع سوال کی

یعنے اسکی نسبت کہ عیسائی ایسے سوالوں سے کیا نسبت رکھتے ہیں کچھہ بیان کرنا چاہتا ہوں کیا وہ یہہ دعوی کرتے ہیں یا انکو یہہ امید کرنی چاہئے کہ ہم سب مشکلات کا جو کلام الہی کے مطالعہ میں پیش آتی ہیں جواب دے سکتے ہیں۔ اس سوال کا میں جواب دیتا ہوں کہ قطعی نہیں اور اسکی دو دلیلیں ہیں۔ اول یہہ کہ چونکہ کلام الہی میں اسکا بیان ہوتا ہے جو غیر محدود ہے یعنے خدا پس اس سبب سے فوراً صاف صاف معلوم ہوگا کہ انسان کی سمجھہ میں جو محدود ہے پورا پورا نہیں آ سکتا میرا بیان یہہ ہے کہ پورا پورا کیونکہ گو یہہ بات تو ظاہر ہے کہ انسان ضعیف البنیان کو اتنا ملکہ کہاں کہ خدا کی باتوں کو سمجھہ سکے مگر پھر بھی یہہ ضرور ہے کہ ہم اسکو اتنا ضرور سمجھہ سکیں جس سے ہم کو معلوم ہو جاوے کہ جسقدر ہماری عقل ان باتوں کی طرف پہنچ سکتی ہے وہ ہماری عقل کے موافق ہے اور اس لئے ہم اس بات کے واسطے بھی تیار ہو جاویں کہ جو باتیں ہماری پہنچ سے باہر ہیں انکا بھی اعتبار کریں اسکی میں ایک مثال دیتا ہوں فرض کرو کہ ایک طالب علم اور ایک استاد ہے اگر استاد سراسر ایسی باتیں کرے جو انسان کے فہم سے باہر ہیں یا ایسی زبان میں گفتگو کرے جسکو شاگرد بالکل نہیں جانتا تو شاگرد کو اس سے کچھہ فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور نہ شاگرد اسکی تعلیم کی نسبت کہ وہ کیسی ہے آیا اطمینان کی قابل ہے یا نہیں کچھہ نتیجہ نکال سکتا ہے یہہ ضرور ہے کہ ایسی باتیں بھی استاد بیان کرے جو شاگرد کی سمجھہ میں آ سکیں اور جنکو وہ خود کسوٹی پر لگا سکے برخلاف اسکے ہم یہہ امید کر سکتے ہیں کہ کوئی شاگرد یہہ چاہتا ہوگا کہ استاد اسکا ایسا ہے جسکو خود شاگرد سے زیادہ کچھہ نہ آتا ہو یا وہ صرف وہی باتوں کو جنہیں خود اسکا فہم آزما سکے قبول کرنے کو تیار ہو بلکہ جب اسکو اپنے استاد کی لیاقت کی نسبت ابتدائی باتوں کے بیان سے اطمینان ہو جائیگا اور وہ اسپر اعتماد کرنے لگے گا تو وہ یہہ خوشی سے کہیگا کہ جسقدر وہ میرے سے کہتا ہے اسکو اس سے بہت زیادہ آتا ہے بلکہ اسکی نسبت بھی جس کے سمجھنے کی میں امید کر سکتا ہوں اور چونکہ مجھے اسکے سمجھنے کی امید نہیں ہے اسلئے اسکے اعتبار پر مجھے ان باتوں کو خوشی سے قبول کرنا چاہئے اسیطرح کلام الہی کی بابت بھی ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر وہ ہماری سمجھہ سے بالکل باہر ہو تو ہمیں اس سے کچھہ بھی مدد نہیں ملے گی اور نہ اس سے ہمارے دلوں پر کچھہ اثر پیدا ہوگا برخلاف اسکے ہم یہہ بھی ضرور چاہتے ہیں کہ اسمیں ایسے بھید بھی ہوں جو ہماری سمجھہ سے باہر ہیں کیونکہ یہی شرط اسکی صداقت کی ہوگی میں یہہ کہتا ہوں کہ اسکی صداقت کی یہی شرط ہے کہ اسمیں بھید بھی ضرور ہوں کیونکہ جو لوگ اسبات پر اچھی طرح غور کرتے ہیں انپر عیاں ہوگا کہ جیسے علم طبعی کے موافق یہہ بات ہے کہ پانی جسقدر بلندی سے آتا ہے اسیقدر بلندی پر چڑھہ سکتا ہے اس سے زیادہ ہرگز نہیں پس اس بلندی کو دریافت کرنے سے جسقدر وہ چڑھہ سکتا ہے ہم یہہ تحقیق کہہ سکتے ہیں کہ اسیقدر بلندی سے در اصل یہہ آیا ہے اسیطرح مذہب میں وہ الہام جسکو انسان کی عقل پورا پورا سمجھہ سکے اسکی نسبت یہہ کہا جا سکتا ہے کہ اسکا چشمہ انسان کی ہی عقل ہے یعنے یہہ خدا کی جانب سے نہیں بلکہ اسکا موجد انسان ہی ہے جبکہ سچے الہام کی ایک بڑی ضروری صفت یہہ ہے کہ اسمیں کچھہ حصہ ایسا ضرور ہو کہ انسان کی فہم سے باہر ہو +

(۲) دوئم اگر یہہ فرض کیا جاوے کہ اگر یہہ بات ممکن ہو کہ ہم اپنے عقیدہ کی ہر ایک بات کو بخوبی سمجھہ سکیں اور منطق کے طور پر بڑی پختہ دلیلوں سے ثابت کر سکیں تو اسکو اعتقاد کے نام سے نامزد کرنا کیونکر روا ہوگا اور اسمیں اور علم میں کیا فرق ہوگا۔ کیونکہ جس بات کو ہم بخوبی سمجھہ سکتے ہیں اور منطقی دلائل سے اوروں کو بھی سمجھا سکتے ہیں اور آپ بھی سمجھہ سکتے ہیں اسکی نسبت ہم یہہ نہیں کہتے کہ ہم ان باتوں کا یقین کرتے ہیں بلکہ یہہ کہتے ہیں کہ ہم ان باتوں کو جانتے ہیں۔ برخلاف اسکے ہم ایسی چیزوں کی نسبت جیسے خدا کی ہستی عدالت وغیرہ یہہ کہتے ہیں کہ ہمیں انکا اعتقاد ہے گو ان چیزوں کو ہم ثابت تو نہیں کر سکتے مگر انکے ہونے کا خواہ تو کلام الہی کے اعتبار سے یا کسی الہام یافتہ استاد کے بیان کی سند سے یا کسی اور ایسی ہی وجہ سے یقین کامل رکھتے ہیں۔ کتاب مقدس میں اعتقاد کی تعریف یہہ لکھی ہے اب ایمان امید کی ہوئی چیزوں کی گویا ماہیت اور اندیکھی چیزوں کا ثبوت ہے (عبرانیوں کا خط ۱۱ - باب ۱ - آیت) +

اور چونکہ یہہ بات ہے اسلئے یہہ عیاں ہے کہ وہ لوگ جو مذہب کی ہر ایک بات کی نسبت یہہ چاہتے ہیں کہ اسکا اسقدر پورا پورا بیان ہو جس سے ہم بخوبی سمجھہ جاویں وہ لوگ اعتقاد کی اصلیت ہی کی بابت غلطی میں ہیں اور خدا نے جو انسان کے واسطے طریق مقرر کیا ہے اسکے قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں انکی ایک عمدہ تشریح یوحنا کی انجیل کے چھٹے باب میں پائی جاتی ہے اس باب میں مسیح نے بہت سی پر مضمون اور دقیق باتیں جو سمجھہ میں مشکل سے آ سکیں بیان کی تھیں اور اس مشکل تعلیم سے اسکے پیرو چھٹ گئے اور اسکے ہمراہیوں میں



جو دو قسم کے آدمی تھے اُنکا فرق معلوم ہوگیا یعنی وہ جو اپنی عقل پر بھروسا کرتے تھے۔ ان باتوں کو سُنکر اُس سے علیحدہ ہوگئے اور یہہ کہتے ہوئے چلے گئے یہہ بہت سخت بات ہے اسکی کون برداشت کرسکتا ہے برخلاف اُسکے وہ جنکا اعتقاد صرف اُنکی عقل پر ہی مبنی نہ تھا بلکہ دلکی کشش پر اور اُس عقل پر جسنے انکو مسیح کی جانب کھینچا تھا جسکو وہ یہہ سمجھتے تھے کہ ساری سچائی اور خوبی اور نیکی کی اصل یہہ ہی ہے مبنی تھا ایسے لوگ اگرچہ اُسکی باتوں کو سمجھے تو نہیں مگر اُس سے ویسی ہی محبت بلکہ شاید اُس سے زیادہ محبت کے ساتھہ ہمراہ رہے اسلئے ہم یہہ یقین کرسکتے ہیں کہ جس طرح مسیح کے شاگردوں کی اُسکی دقیق باتوں سے آزمائش ہوئی اُسیطرح وہ مشکلات جو ہمیں عیسائی مذہب کی کتابوں کے مطالعہ میں پیش آتی ہیں خواہ وہ انجیل کی اصلیت کی بابت ہوں یا خاص خاص عقائد کی نسبت یا اور کسی ایسی بات کی نسبت ہوں اُنکی غرض یہہ ہے کہ ہماری آزمائش کی جائے آیا ہمارا اعتقاد صرف عقلی ہے یا اُسکی جڑ بڑی عمیق ہمارے دلوں پر ہے اُسکے ساتھہ ہی ہم یہہ بات پاتے ہیں کہ وہ شخص جسکا دل درحقیقت مسیح کی محبت سے کھچا ہے اور جسنے اُسکی صداقت کی وہ دلیل جس سے بہتر کوئی ممکن نہیں حاصل کرلی ہے یعنے اسنے اسکا تجربہ کرلیا ہے کہ مسیح گناہ سے مقابلہ کرنے میں مدد کی طاقت رکھتا ہے تو اُسکو ان مشکل سوالونکا کبھی خیال بھی نہیں آئیگا برخلاف اسکے وہ شخص جسکے دلپر کچھہ اثر نہیں ہوا اُسے گو ان مشکل سوالوں کا کیسا ہی پورا پورا جواب ملے تو بھی کچھہ اصلی تاثیر نہیں ہوگی جیسا کہ مسیح کے زمانہ کے فریسیوں کا حال کہ اگرچہ انکو اُسکے معجزے ماننے تو پڑے لیکن پھر بھی سچا ایمان جسکی جڑ عقل میں نہیں بلکہ دل میں ہے وہ نہیں لائے +

اخبارات تاره

کلکتہ ۱۵۔ دسمبر لارڈ اور لیڈی رپن بذریعہ خاص ٹرین صبح ۹ بجے بمبئی کو روانہ ہوئے۔ روانگی کا انتظام وہی تھا جسکا ذکر سرکاری اشتہار میں ہوچکا ہے لارڈ اور لیڈی رپن مسٹر پریموز کپتان راجفرٹ سینٹ کونینٹس۔ ڈاکٹر اینڈرسن اور فادر کر تھے۔ شہر کے معززین جمع ہوئے تھے لارڈ رپن نے حاضرین سے ہاتھہ ملایا اور رخصت ہوئے۔ لارڈ رپن کے ہمراہ لارڈ ڈفرن ہوڑہ تک گئے تھے +

راستہ پر عوام کا اسقدر ہجوم نہ تھا جو شنبہ کے روز ہوا تھا پلیٹ فارم پر مجمع تھا۔ مہاراجہ جودھپور مہاراجہ بھرت پور۔ مہاراجہ کوچ بہار۔ راجہ فرید کوٹ تھے ممبران کمیٹی کے قائم مقام بھی حاضر آئے تھے۔ لارڈ رپن ہر ایک سے رخصت ہوئے اور سب کے بعد وایسرائے رخصت ہوئے جب ٹرین روانہ ہوئی تو لارڈ ڈفرن نے کہا کہ لارڈ رپن کے لئے تین نعرے خوشی کے ماریں جو نہایت دلسے مارے گئے بعد وایسرائے گورنمنٹ ہوس کو اُسی سڑک سے آئے جہاں فوج دورویہ صف بستہ کھڑی تھی بعد داخلہ وایسرائے کے فوج اپنی لین کو گئی اسطرح جلوس روانگی سابق وایسرائے کا ختم ہوا +

بمبئی ۱۸۔ دسمبر کل شام لارڈ رپن رونق افروز بمبئی ہوئے اور پیرل اسٹیشن پر نزول اجلال فرمایا یہاں کوئی چار ہزار کے قریب آدمی جمع تھے یورپین لوگ بالکل شامل نہ ہوئے تھے +

امیر کی تجویز ہے کہ کابل میں برقی روشنی کو جاری کریں اور اس کام سے واقفیت بہم پہنچانیکے لئے انہوں نے اپنے ایجنٹ کو بمبئی میں بھیجا ہے +

پیرس ۱۶۔ دسمبر بیان کیا جاتا ہے کہ جنوری میں چند اَنہی جنگی جہاز ایڈمیرل کوربٹ کے بیڑے کی امداد کے لئے بھیجے جاوینگے +

طہران ۱۶۔ دسمبر کمشن افغانستان اب صحیفہ میں خیمہ زن ہے۔ برٹش کمشن نے ایک تعداد روسی کاسکون کی مقام پنجدہ واقع لب دریا مرغاب میں دیکھی +

قاہرہ ۱۶۔ دسمبر خبر ہے کہ لارڈ ولسلی کورٹی میں پہنچ گئے +

بمبئی ۱۸۔ دسمبر حضور لارڈ رپن کل شام کو بمبئی میں رونق افروز ہوئے اسٹیشن پر کوئی چار ہزار کار خلقت کے مزدور جمع تھے۔ یورپین لوگ رونق سے علیحدہ تھے۔ امیر کابل ارادہ رکھتے ہیں کہ کابل میں برقی روشنی جاری کریں۔ چنانچہ اُنہوں نے اپنے ایجنٹ کو بمبئی کی طرف اِس غرض سے بھیجے ہیں کہ اسبارہ میں کل حالات دریافت کریں +

پیرس ۱۶۔ دسمبر جنگ چین فرانس میں یہہ بیان کیا گیا ہے کہ ماہ جنوری میں کئی ایک آہنی جنگی جہاز جنگ چین میں فرانس کی امداد کے لئے بھیجے گئے +

سینگہائی ۱۶۔ دسمبر کئی ایک چینی کشتیاں آج یہاں سے روانہ ہوئی ہیں غالباً اس غرض سے کہ فارموسا کے محاصرہ کو شکست کریں۔ فرنچ جہازوں کو حکم ہوا ہے کہ سنگاپور سے باربرداری خرید کر فارموسا میں لاویں +

فرانسیس امیرالبحر کوربٹ صاحب نے چینی فوج کو مقام کیلنگ سے جو فرنچ کیمپ کی عین ناک پر واقع ہے زور سے بھگا دیا اور اسمیں چین کے دو سو سپاہی کام آئے

پیرس ۱۷ - دسمبر مقام جنگ سے ایک سرکاری مراسلت جو ابھی موصول ہوئی ہے بقول اسکے چین کی تین ہزار فوج نے گانوں چو پر حملہ کیا - لیکن فرانسیس فوج نے انکو سخت نقصان کے ساتھ شکست دیکر ہنکو پسپا کر دیا - فرانس کا نقصان برائے نام ہوا ✦

طہران ۱۶ - دسمبر افغان سرحدی کمیشن کی انگریزی جماعت میمنہ میں خیمہ زن ہے - کمیشن مذکور نے پنجدہ میں جو برلب مرغاب واقع ہے ایک تعداد روسیوں کی مقیم دیکھی ✦

قاہرہ ۱۶ - دسمبر مہیم سے خبر آ پہنچی ہے کہ لارڈ ولزلی جہاز کورٹی میں پہنچ گئے ✦

لنڈن ۱۸ - دسمبر جنرل وُلزلی صاحب سے ابھی ایک مراسلت موصول ہوئی ہے جسمیں لکھا ہے کہ کشتیوں فوج کی ترقی میں کافی دوانی کام پورا کیا ہے - فوج کی صحت عالیشان ہے - اور لوگ ہر ایک قسم کے مشکل کام کے اختیار کرنیکے لئے ہر طرح سے تیار ہیں - اگرچہ کشتیوں کا کام سخت ہوتا ہے لیکن وہ اسکو فرحت کے ساتھ پورا کرتے ہیں اور ہر ایک کے دل میں اس بات کا پورا اشتیاق معلوم ہوتا ہے کہ کب خارطوم میں پہنچکر جنرل گارڈن کو رہائی دلائیں ✦

لنڈن ۱۸ - دسمبر برج کواٹر ایکی سازش حال میں بل لنڈن میں جو صدمہ واقع ہوا اسکے امتحان سے معلوم ہوا کہ پل کے پشتے میں تیرہ جگہہ شگاف ہوگئے ہیں جس سے یہہ شبہہ درست ہوتا ہے کہ سرنگ میں ڈائی نیمٹ یعنے اڑتے والے بارود سے کام لیا گیا ہے ✦

چوہوں پر آفت اس سے جو ہے چوہیاں گبریلا مکھیاں - جینو نیلے جینونٹیاں کھٹمل جھینگر او رحشرات الارض لال بیگ گوفر سب دفع ہو جاتے ہیں قیمت ساڑھے سات ہنس - بی - ایس - میڈن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہے ✦

اخبار ملکی و بیرونی

وہی روسی چالبازی اور پیشقدمی

کچھ عجیب بلا کے لوگ ہیں - جس امر کی نسبت کچھ پوچھہ دیکھو صاف انکار رجاتا دکھلا - اور اعمال کی طرف دیکھو تو پہنچے منصوبہ میں وہی دن دونے رات چوگنی کوشش لگا رہا ہے - پس بھی ہیں معتبر خبریں ہیں کہ سرخ سمرقند کے راستہ پر بڑی سرگرمی سے مصروف ہیں تاکہ اس نئے صوبہ کا بہیں کا انتظام - بخوبی مستحکم کریں اور پھر افغانستان پر بڑھنے کی بھی طیاری کریں ✦

گاڑیاں اور دیگر سامان ریلوے - بڑی افراط سے عاشق آباد پہنچا دیا گیا ہے - اور ساحل دریائے کابین پر - یہہ تمام سامان جمع کیا گیا ہے - لین کی طیاری کسی بلا کی تیزی سے ہو رہی ہے سرو اور پرانے سرخ کے قبضہ نے یہہ بھی امر لازمی کر دیا - کہ اب جہاں تک جلد ہی ہو سکے لگے ہاتھوں سرخ اور شمالی ایران کا راستہ بھی قائم کر ہی لیا جائے - کیونکہ بالفعل جو مرو اور سرخس کی فوجیں گو ایک دوسرے سے بمجبوری علیحدہ ہو رہی ہیں - عاشق آباد کی ریلوے طیار ہو جانیسے - تمام فوجیں ایکہی وقت بطور خاطر خواہ تجدید اور مرغاب پر حرکت کر سکیں جنرل کمروف پانچ سو کاسک اور کچھ رنگلر سواروں کو لئے ہوئے - پرانے سرخ پر جمے بیٹھے ہیں - لیکن اسی دستہ میں سے - ساٹھ سوار پل خاتون پر بھی متعین ہیں - یہہ مقام جنگ کے لئے - نہایت عمدہ اور خاطر خواہ ہے اسی جگہہ پر دریائے مشہد اور ہری رود کا آپسمیں اتصال ہوتا ہے - افغانستان کو بارہا ہندوستان سے یہہ مشورہ دیا گیا - کہ تم یہاں اپنا قبضہ کر لو - لیکن وہاں کون سنتا تھا اور اسوقت اگر وہ چاہتے - تو ہرات سے فوج بھیجکر ایکدم قبضہ کر لیتے - اس اصول کے معنے روسی ہی کچھ خوب سمجھتے ہیں - کہ قبضہ حاصل کر لینے سے کامیابی میں کہانتک مدد ملا کرتی ہے - آگاہ کاران حالات وسطایشیا یہہ کہتے ہیں - کہ وہ لوگ جو روس کی نسبت یہہ خیال کرتے ہیں - یا کریں کہ وہ فتوحات وسطایشیا پر قانع ہو جاینگے - یا ہو سکتے ہیں وہ پورے اندھے ہیں جبتک ہم کمیشن کے پھیر میں پڑے پڑے - جنرل لمی نائی کی تشریف آوری کا انتظار کیا کرینگے - تب تک وہ اپنی حالت کو اور ایسا مضبوط کر لینگے - اور اگلی کارروائیوں کا نمبر بڑھا لینگے - جسے دیکھکر ہم خود بھی قائل ہو جاینگے - کہ کرنے والے - اور خیالی پلاؤ پکانیوالو نہیں یہہ فرق اور تفاوت ہوا کرتی ہیں یہہ ایک صاف اور سیدھا امر ہے - کہ جنرل کمروف کی یہہ پیشقدمی جانب ہرات جو ہوئی ہے - کیا اس سے گورنمنٹ روس ناواقف ہے - اور اگر واقف ہے - تو پھر ایسی حالت میں بھی - کمیشن سرحدی کا اپنی اغراض پر کامیاب ہونے کے خیال پر بھروسا کرنا - اگر علامت جنون نہیں تو کیا ہے - ظاہر ہے کہ روس کو اسوقت بحکم مشہور مقولہ ؎

خوئے بدرا بہانۂ بسیار

برائے نام ایک حیلہ پیدا کر لینا - کچھ بھی مشکل نہیں ہے - مثلاً - اگر وہ سرخ کی سازش سے سرحد افغانستان پر - فتور برپا کرا دیں - اور اسکے دفیعہ میں - وہ جنرل کمروف کے نام ہرات پر چڑھائی کا حکم دیکر - اس حکم کی اشد ضرورت بیان کر دیں - تو پھر اس کا کیا علاج ہم کر سکتے ہیں - ہزار بات کی ایک بات یہہ ہے کہ اسوقت ہمارے اہالیان کمیشن - تصفیہ سرحد کے خیالات محال سول سے دور کر کے - اگر اس طرف متوجہ ہو جائیں - کہ جہانتک بن پڑے - وہ مقامات گرد و نواح سے معلومات ضروری حاصل کریں - اور اقوام کو اپنی طرف مائل متوجہ کرنیکی کوشش کریں - تو غالباً ہم اس سے کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل کر سکیں ✦



چین کی تازہ خبر جو ڈاک چین سے ۲-دسمبر کو روانہ ہوکر کلکتہ میں پہنچی مظہر ہے کہ جنگی تیاریاں کمال زور شور سے ہو رہی ہیں گورنمنٹ چین سمجھتی ہے کہ فرانس والے مفلس ہیں-اسواسطے زیادہ فوج بہم پہنچانے کے لائق نہیں یہہ بھی خبر ہے کہ فرانس والے پیکن کی طرف سے نہیں بڑھینگے بلکہ سرحد ٹانکن پر چھاؤنی ڈالینگے-زیادہ تر لگ مقام ہیپ ہونگ سے-اور کلہم تین ہزار آدمی فارموسا سے آئے ہیں-بہت سے زخمی ٹانکن سے فرانس کو جا رہے ہیں-چین والے اپنے جہازات کی طیاری بڑی سرگرمی سے کر رہے ہیں-ان جہازوں کی افسری کے واسطے گورنمنٹ چین بیرونجات سے افسروں کو ایک ہزار ڈالر ماہوار مقرر کر کے منگوا رہے ہیں-حال میں امریکا کے ایک کارخانہ سے چینیوں نے ڈیڑھ کروڑ روپیہ طلب کیا ہے-ملک کی آمدنی تنزل پر ہے-فوج کی تنخواہ چڑھ گئی ہے-اور آلات جنگی قرض منگوائے جاتے ہیں +

(آفتاب پنجاب) اسی بضاعت پر فرانس والوں کا نام مفلس رکھہ رہے ہیں +

انتظام جیلخانجات پنجاب حضور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب نے رپورٹ انتظام مذکور میں خوشنودی خاطر بیان فرمائی-ضمناً گورنمنٹ آف انڈیا کے اس رزولیوشن کا بھی تذکرہ کیا ہے-جو مانع حرفت و صنعت جیلخانجات ہے-آپ فرماتے ہیں کہ یہہ عمل نہایت ہی نازیبا اور پرائیویٹ تجارتوں پر صدمہ پہنچانے والا ہے صاحب انسپکٹر جنرل جیلخانجات کا یہہ عذر تھا کہ درصورت پابندی عام اس رزولیوشن کے قیدی بالکل بیکار ہو جاینگے-نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب اس عذر کا دفعیہ یوں فرماتے ہیں-کہ قیدی انہار وغیرہ تعمیرات پر کام کریں-جو انکی شان کے شایان ہے- اسیواسطے جیلخانہ روپڑ کے ٹوٹنے پر دو جیلخانجات ایک

نشان اور دوسرا گوجرانوالہ میں بنائے گئے ہیں جہاں نہر کھودی جاتی ہے +

(آفتاب پنجاب) کاش جو کچھہ عرض گورنمنٹ انڈیا یا گورنمنٹ پنجاب کی تھی-وہ پوری بھی ہوئی-مگر یہاں تو دیسیوں کی سرنوشت ہی الٹی ہے-جیل پریس لاہور کے ٹوٹنے سے ہزاروں غریبوں کی روزی کھلنے کی امید تھی مگر ایک ہی حضرت گنبد شکم سفید رنگ ہپ کر گئے-تمام بیچارے دیسی مونہہ ہی دیکھتے رہگئے +

استنبول کے لوگوں کے خیالات اخبار جیمیں گزٹ کے کارسپانڈنٹ نے مقام پیرا سے-اس عنوان پر ایک مضمون لکھا ہے-چونکہ مضمون قابل الذکر ہے-لہذا خلاصہ اسکا ہم بھی ہدیہ تفریح ناظرین کرتے ہیں-کارسپانڈنٹ کہتا ہے ایڈیٹر صاحب-آپ کے مضمون مندرجہ نے مسلمانوں کو تعجب بخشا ہے-کیونکہ برعکس منشائے مضمون اُنکے خیالات یہہ ہیں-کہ دیکھئے ہماری قسمت ہمیں-اب سلطنت انگلستان کے ماتحت رکھتی ہے یا روس کے پنجہ میں جا پھنساتی ہے انگلستان کے ہم اسلئے دل و جان سے خواستگار ہیں کہ وہ عالم ہے منصف ہے شائستہ ہے-ہمیں سب کچھہ سکھلا سکتی ہے روس بیچارہ خود ہی وحشی ہے-بس وحشی سے یہی اُمید ہو سکتی ہے-کہ بیرحمی سے انسانوں کو پھاڑ پھاڑ کھائے-بڑی خوبی دولت انگلستان میں یہہ ہے-کہ اُسکی ماتحتی میں-مذہبی عقاید و رسوم کی ادا کی آزادی ہے-اسمیں شک نہیں کہ تمام اُن خوبیہائے خداداد کے موجودگی کے باوجود جو خدا نے خاص تمہارے ہی حصہ میں بخشی ہیں-یہہ ایک بے احتیاطی بھی تمنے کی ہے-کہ تمنے معاملات مصر کے متعلق مسلمانوں سے صلاح و مشورہ نہیں لیا ہے-اگر یہہ بھی کر لیتے-تو بس تمہارا وجود اکسیر تھا-لیکن توفیق پاشا (خدیو مصر) کو مدد دیکر تم نے مصریوں کے

نزدیک اپنے آپکو حقیر کر لیا-موجودہ کارروائی تمہاری کو مصری جادوگر کا تماشا خیال کرتے ہیں-ایک دفعہ مٹھی کو خالی دکھلا دیا-پھر کھولا تو اُسمیں روپیہ موجود ہو گیا-پھر کھولا تو اُڑ بھی گیا-ایسے نامستقل اعمال حمیت سلطنت کے شایاں نہیں (توفیق کے تخت نشین رکھنے سے تمہارا کیا فائدہ تھا-پھر معلوم تمنے کیوں اس عمل کو روا رکھہ کر تمام ملک کا دل دکھایا اُسمیں نہ انتظام کا مادہ ہے-نہ تخت و تاج کے قابل ہے اور نہ اس قابل وہ اس سے پہلے ثابت ہوا ہے-اور نہ آیندہ ہو سکتا ہے-اگر تم مصر پر خود اپنا قبضہ کر لیتے-تو تمام مصری تم پر خوش ہو جاتے-اور نہ صرف مصری بلکہ ہندوستان کے مسلمان بھی ہماری اس حفاظت اور سرپرستی کے اُٹھا لینے سے تمہاری قدر کرتے-صاحب اخبار پنجابی لاہور اس مضمون پر معترض ہوئے ہیں اور سچ بھی کہتے ہیں کہ مصریوں کے خیالات سے یہہ خیال مخالف ہیں-کیونکہ وہ تو ہمیشہ یہی سر پٹکتے رہے ہیں-کہ مصر مصریوں کے واسطے ہے-اس مسئلہ نے اسمعیل پاشا-(سابق خدیو مصر) کو تخت سے معزول کیا-اسی نے عرابی پاشا کو سیلون پہنچایا-اسی خیال نے مہدی کاذب (کذاب اشر) کو پیدا کیا-اسی مسئلہ نے طونس کی رعایا کو مہدی کے ساتھہ متفق کر دیا-اسی نے سلطان کو فرانس اور انگلستان کی نظروں میں حقیر کیا +

کابل لاہور کے انگریزی اخبار کو مختلف ذریعوں سے یہہ خبر پہنچی ہے کہ روسی ایجنٹ جو کہ روسی افسر خیال کئے جاتے ہیں آجکل کابل میں رہتے ہیں اور امیر عبدالرحمن اُن سے غیر معمولی عزت اور تکریم سے پیش آتا ہے-یہہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ امیر صاحب کے ایسے معتبر بنگئے ہیں کہ انگریزی خطوط کے جواب میں جو کچھہ امیر صاحب لکھہ کر بھیجتے ہیں انہیں کی صلاح اور مرضی سے بھیجتے ہیں +

لودیانہ

آج بڑا دن ہے۔ تمام عدالتیں کیا دیوانی کیا فوجداری بند ہیں عملہ والے خوشیاں منا رہے ہیں۔ اور حکام کو خوش کر رہے ہیں حکام ڈالیوں سے ناخوش ہیں مگر ہمارے دیسی بھائی ایسی حکام کی خوشنودی تصور کرتے ہیں۔ اگر کسی حاکم نے کسی طرح کی ڈالی واپس کر دی تو وہ اپنے دل میں کمال رنجیدہ ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ ضرور صاحب مجھ سے ناخوش ہیں۔ انکو ڈالی واپس لیکر گھر کو آنا کمال دشوار معلوم ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میرے سارے ہمعصر یہی خیال کرینگے کہ اسکی ڈالی نامنظور ہوئی ہے حکام اس سے ناراض ہیں۔ مگر یہ خیال نہیں کرتے ہیں کہ یہ طریقہ بھی اچھا نہیں ہے +

روشنی شہر کا انتظام ہفتہ حال سے نہایت عمدہ ہے اور لالٹینیں خوب روشن رہتی ہیں۔ اگر ایسا ہی انتظام رہا تو اچھا ہے۔ اسمیں صرف اسقدر قصور ہے کہ نگرانی تیل کی بخوبی نہیں ہے +

ہم بڑی خوشی سے لکھتے ہیں کہ ہمارے مشن اسکول کے سابق طالب علم لالہ رام چند داس صاحب خزانچی صدر لودیانہ امتحان تحصیلداری میں بڑی تعریف کے ساتھ پاس ہوئے اور تمام پنجاب میں انکا چوتھا نمبر ہے۔ اور اول ہی دفعہ امتحان دیا تھا۔ پیشتر بھی امتحان مڈل و انٹرنس کلکتہ یونیورسٹی میں اول ہی مرتبہ پاس کیا عمر انکی اسوقت ۲۵ برس کی ہے اور شہر لودیانہ کے ممبران لوکل سلف گورنمنٹ میں بھی داخل ہیں +

صاحب سشن جج قسمت جالندھر لودیانہ میں واسطے انفصال مقدمات فوجداری تشریف لائے تھے سنا گیا ہے کہ دو آدمیوں کو عمر قید کا حکم سنایا گیا ہے اور ایک آدمی کو پھانسی کا حکم دیا ہے +

دریائے ستلج کی سابقہ طغیانی نے صدہا گاؤں کی زمینوں کو صدمہ پہنچایا ہے اور اسیطرح زراعت کو بھی تباہ کر دیا تھا اب قسط کے وقت زمینداروں کو سخت تکلیف ہے +

نرخ غلہ ارزان ہے اور صحت بھی قابل اطمینان ہے۔ ۲۱۔ دسمبر کو تھوڑے سے تقاطر ہوا تھا مگر کھل کر نہیں برسا

سردی اب عین شباب پر ہے +

صفائی حساب

سال حال تمام ہو گیا اس لئے مشتریان اخبار نورافشاں کی خدمت میں التماس ہے کہ باقیداران صاحبان اپنا اپنا حساب صاف فرماویں کیونکہ آجکل دفتر اخبار نورافشاں میں حساب کی صفائی درپیش ہے +

روبکار ضلع لودیانہ اجلاس مسٹر جی۔ ای۔ ویکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ۸ دسمبر سنہ ۱۸۸۴ء

سرکلر نمبر ۲۲ مورخہ ۱۳۔ اکتوبر سنہ ۱۸۸۴ء صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب بدین مضمون موصول سررشتہ ہوا کہ غیر معمولی کثرت اس بخار موسم خزان کیطرف توجہ دلائی جاتی ہے جو آجکل بہت سے حصص صوبہ میں پھیل رہا ہے اور عرض ہے کہ صاحبان ضلع لوگوں کو مرض سے بچنے کے لئے تنبیہ کریں +

اور جملہ مرض سے بچنے کے لئے امور ذیل کا لحاظ رکھیں +

۱۔ جسم کو سردی سے بذریعہ پوشاک گرم محفوظ رکھیں +

۲۔ نمی اور ہوائے سرد کو اپنے مکانات میں سے آگ جلانے کے ذریعہ سے خارج کریں۔ اور خصوصاً اُس عرصہ میں جو غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک ہے +

۳۔ تمام بستر ہائے کو موٹے توشکوں سے بہم پہنچایا جاوے اور اگر بستر زمین پر ہووے ایک تہ خشک پرالی کی رکھنی چاہیئے

۴۔ تپ زدہ لوگوں کو چاہیئے کہ آب سرد نہ پیویں اور بجائے اُسکے گرم پانی یا چاء یا آش جو وغیرہ استعمال کریں +

لہذا حکم ہوا کہ

ایک ایک نقل اسکی کل کمیٹی ہائے ڈسٹرکٹ و میونسپل میں بھیجی جاوے +

مُلّا دو پیازہ

کا

پراسپکٹس

جب سے ہندوستان میں ظریفانہ مذاق کے اخبارات کی اشاعت کا چرچا ہوا تب سے دن بدن پنچ اخبارات کی تعداد میں ترقی ہوتی گئی اور ماشاء اللہ اپنی اپنی جگہ پر سب قابل تعریف ہیں مگر افسوس ہے کہ اس ملک میں ولایت کیطرح ارزان ظریف اخبارات کا رواج نہیں ہوا جن سے ہمارے ملک کے کم استطاعت لوگ بھی اُنکو دیکھنے کا موقع حاصل کر سکیں ان وجوہات پر خیال کر کے ملا دو پیازہ کے نام سے ایک پنچ اخبار پانچویں ماہ جنوری سنہ ۱۸۸۵ء سے جاری کیا جائیگا جس کا طرز تحریر حتی الامکان انگریزی پنچوں کی تقلید میں ہوگا جو کچھ ارادے اور خیالات اس پرچہ کی نسبت ہیں انکا اظہار سردست اسواسطے بیموقع معلوم ہوتا ہے کہ مُشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید مگر صاحبان استحان کچھ عرصہ کے لئے اُسے ملاحظہ فرماتے رہیں گے وہ بہت جلد سمجھ جائینگے کہ اس پرچہ کے اجراء سے کیسی مہذبانہ ظرافت کی اشاعت مقصود ہے اور اُسکے مقاصد کیا ہیں جو یہ پرچہ ۲۰-۲۶ کی تقطیع پر ہفتہ وار آٹھ صفحہ کا ہر دوشنبہ کو شایع ہوا کریگا اور حسب ضرورت چار صفحہ کا ضمیمہ بھی لگایا جائے گا۔ ہر اخبار میں بانتیجہ اور پر مضمون تصویر بھی ہوگی اور عمدہ خبروں کے اندراج میں بھی حتی الامکان کوتاہی نہ کیجائیگی اسکی سالیانہ قیمت سرکار و والیان ملک سے دو روپیہ اور تیرہ آنے محصول ڈاک عام سے ایک روپیہ اور تیرہ آنے محصول ڈاک +

المشتہر

الہ دین۔ لاہور۔ کوچہ چابک سواران۔ مہتمم ملا دو پیازہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری۔ سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا